مانمن خبریں

نمبر 45_20 مارچ 2016

آئیں دنیا میں حقیقی برکت اور شادمانی دیکھیں

ڈاکٹر جے راک لی کی کتابیں زندگی میں تبدیلی لاتی ہیں

بائیں جانب سے: ڈیکن ڈونگمن سیو، ڈیکن لوبھو کاموہانڈا ڈیزائر اور اُن کی اہلیہ (ڈی آر کانگو)، پاسٹر تے کیو مون، برادر بلیسی(انڈیا)، سسٹر ہینسن (فروئے آئسلینڈز)، اور سینئر ڈیکنس تے یونگ کم (ڈاکٹر جے راک لی کی کتابوں کے وسیلہ سے انہوں نے خدا کی محبت کو جانا اور ان کی زندگیاں بدل گئیں)۔

سسٹر میپرینڈ ویجی ہینسن از فیروئے آیسلینڈز کا کہنا ہے کہ "مجھے معلوم نہیں تھا میں کیوں جی رہی ہوں۔ لیکن ڈاکٹر جے راک لی کی کتابوں سے میں نے راستبازی، سچائی اور روحانی دنیا کے بارے میں سیکھا۔ بائبل مقدس پڑھتے وقت میرے پاس کئی سوالات تھے ان سب کا جواب مل گیا اور میں نے روحانی بصیرت پائی۔ روحانی عالم اور آسمان کے بارے میں سیکھنے کے بعد میرا دل بہت مطمئن ہو گیا۔"

وہ بہری پیدا ہوئی تھیں۔ وہ تمام عبادات اور دانی ایل دعائیہ میٹنگ میں نیفسس ویڈیو کانفرنسنگ ویب سائٹ کے ذریعہ شریک ہورہی ہیں۔ مزید برآں، ڈاکٹر جے راک لی کی قوی دعا کے وسیلہ سے اُن کے کان کھل گئے اور وہ سننے کے قابل ہو گئیں (تصویر 5)۔

ڈاکٹر جے راک لی کی کتاب "صلیب کا پیغام" نے بھائی لوبھو کاموہانڈا ڈیزائر کینشاسا مانمن چرچ، ڈی آر کانگو کی زندگی میں نقطۂ تبدیلی کا کام کیا۔ اُن کا کہنا ہے کہ "یہ نہایت حیران کن کتاب ہے کیونکہ یہ اتنی صفائی کے ساتھ وضاحت کرتی ہے کہ یسوع کیوں ہمارا واحد نجات دہندہ ہے، کہ کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ میرے اندر مانمن سینٹرل چرچ سے متعلق جتنے سوالات تھے سب کے جوابات مل گئے اور ختم ہو گئے۔ اختتام پر یہ کہوں گا کہ ڈاکٹر جے راک لی خدا کا حقیقی خادم ہے۔"

یہ بات اُن کو اور اُن کی اہلیہ کو کینشاسا مانمن چرچ کی رُکنیت کی جانب لے آئی۔ چرچ کا رُکن بننے کے بعد اُن میں کئی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ وہ مالی پریشانی میں تھے اور کچھ مشکلات تھیں۔ لیکن کلام اور دعا کے وسیلہ سے اُن کا ایمان بڑھا۔ ایسا کرنے پر انہیں فوج میں کرنل کے عہدے پر ترقی مل گئی۔ اُن کی اہلیہ نے بھی ہر روز دعا کرنا شروع کی۔ اُن کا خاندان نجات کی شادمانی اور آسمانی امید سے سرشار ہوگیا (تصویر2)۔

ڈاکٹر لی کی کتاب "محبت: شریعت کی تکمیل" 1-کرنتھیوں 13 باب میں متذکرہ روحانی محبت پر تفصیلی روشنی ڈالتی ہے۔ ڈیکن ڈونگمن سیو، سینٹرل چرچ نے یہ کتاب بیس مرتبہ پڑھی۔ انہوں نے کہا کہ "میرے پاس خدا کا جو کلام علم کی صورت میں تھا وہ مجھ تک محبت بن کر پہنچا۔ جب میرے ہونٹ، میرا دل، میری زبان ناراستی کی طرف مائل تھے تب فطری طور پر اس کتاب کا پیغام میرے ذہن میں آیا اور میں نے ناراستی کی باتوں کا خیال ترک کر دیا۔ یہ کیا ہی شکر گزاری کی بات ہے! میں نے روحانی ترقی کی برکت پائی ہے" (تصویر 1)۔

ڈاکٹر لی کی 100 ویں کتاب "ابرہام، خدا کا دوست" ایمانداروں کیلئے روحانی استاد کی مانند ہے تا کہ وہ ایمانداروں کے باپ ابرہام کے نقشِ ایمان کی پیروی کر سکیں۔

4 جنوری 2016 کو "ابرہام، خدا کا دوست" کے اعادہ کے مقابلہ کی تقریب برائے ایوارڈز منعقد کی گئی۔ پاسٹر تے کیو مون از مریانگ مانمن چرچ نے بڑا انعام جیت لیا۔ انہوں نے کہا کہ "اس کتاب کو پڑھنے کے بعد میں نے غور کرنا شروع کر دیا کہ کون سی بات خدا کو خوش کر سکتی ہے، اگرچہ صورت حال بالکل ویسی ہی تھی جس کا مجھے پیشتر تجربہ حاصل ہو چکا تھا۔ کتاب کی کہانی اور کام میرے دل میں آئینے کی طرح برقرار رہے جن سے میری زندگی منعکس ہوتی ہے۔ جب میں دعا کرتا ہوں اور خدمت انجام دیتا ہوں تو اس کتاب کے پیغام کا اطلاق کرتا ہوں۔ میں نہایت شادمان ہوں" (تصویر 3)۔

ایلڈر سوئیک خیول از گومی مانمن چرچ نے سلور پرائز حاصل کیا۔ انہوں نے کہا کہ "ہمارا روزمرہ زندگی کا سبق روحانی پوشاک سے "ملبس" ہونا اس کتاب میں موجود ہے اور روحانی احساس کے ساتھ ہم تک پہنچتا ہے۔ یہ ہدایت پر مبنی کہانی ہے۔ میں چاہوں گا کہ اس کتاب سے بہت لوگ ایمان، فرمانبرداری، بزرگی، اور شکر گزاری سیکھیں۔ مجھے امید ہے کہ اور لوگ بھی اس کے بارے میں سیکھیں گے اور دنیا امن اور باہمی احساس سے بھر جائے گی۔"

ڈاکٹر جے راک لی نے جس نوعیت کی کتابیں لکھی ہیں ان میں وعظی کہانیاں، مضامین پر مبنی سلسلے، مطالعاتی کُتب، گواہیوں کے مجموعے، کالم کے مجموعے، اور مسیحی مضامین شامل ہیں۔ جنوری 2016 سے کوریئن زبان میں 100 کتابیں اور 59 زبانوں میں کتابوں کے شمارے موجود ہیں۔

اطمینان کا پھل

"مگرروح کا پھل محبت، خوشی، اطمینان، تحمل، مہربانی، نیکی، ایمانداری، حلم، پرہیز گاری ہے۔ ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالف نہیں" (گلتیوں 5: 22-23)۔

بزرگ پاسٹر ڈاکٹر جے راک لی

اگر ہم خدا پر سچا ایمان رکھیں اور اس سے محبت رکھیں تو ہم شریکِ حیات، والدین، بچوں، بہن بھائیوں، اور پڑوسیوں کے ساتھ ہر طرح کے حالات میں صلح رکھ سکتے ہیں۔ اب آئیں دیکھیں کہ ہم کس طرح اطمینان یعنی صلح کا پھل کا سکتے ہیں جو پاک روح کے نو پھلوں میں شامل ہے۔

1۔ لازم ہے کہ خدا کے ساتھ ہماری صلح ہو

خدا کے ساتھ صلح رکھنے میں نہایت اہم بات یہ ہے کہ ہم لازماً گناہ کی اُس رکاوٹ کو دور کریں جو ہمارے اور خدا کے درمیان حائل ہے۔ جب آدن نے نیک و بد کی پہچان کے درخت میں سے کھایا تو وہ خدا کو نہیں دیکھ سکتا تھا اور اسی لئے اُس نے خود کو خدا سے چھپانے کی کوشش کی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آدم اور خدا کے درمیان صلح ٹوٹ گئی تھی۔ گناہ کرنے سے پہلے اُس کو خدا کے ساتھ قریبی رشتہ کا تجربہ تھا لیکن گناہ کرنے کے بعد وہ خدا سے ڈرا اور اپنے آپ کو خدا سے دور کر لیا۔

جب ہم سچائی سے عمل کرتے ہیں تو ہماری خدا کے ساتھ صلح ہے اور ہم پُراعتماد ہوتے ہیں۔ بے شک، گناہ کی رکاوٹ کے بغیر کامل صلح کیلئے لازم ہے کہ ہم سب گناہوں کو دور کریں اور مقدس بنیں۔ لیکن چونکہ ہم اب تک کامل نہیں ہیں تو بھی ہماری خدا کے ساتھ صلح ہوتی ہے اگر ہم اپنے ایمان کے درجہ کے مطابق جانفشانی سے سچائی پر عمل کرتے رہیں۔ جب ہم خدا کے ساتھ صلح کی کوشش کرتے ہیں تو سب سے پہلے لازم ہے کہ اس کام کو سچائی میں کریں، اور خدا کے ساتھ صلح کو برقرار رکھیں۔

مثال کے طور پر، کیا ہو اگر ہم غیر معبودوں کے آگے سجدہ کریں اور خداوند کے دن کی بے حرمتی کریں تا کہ خاندان کے غیر ایماندار افراد کے ساتھ صلح رکھ سکیں؟ ایک لمحہ کیلئے ایسا محسوس ہوگا کہ ہم نے صلح رکھی ہے لیکن روح میں یہ خدا کے سامنے گناہ کی ایک بڑی دیوار اٹھا کر خدا کے ساتھ صلح توڑنے کے مترادف ہے۔ آخر کار، اس سے دکھ اور آزمائشیں پیدا ہوں گی اور ہم خاندان کے افراد کے ساتھ بھی حقیقی صلح نہیں رکھ سکیں گے۔

آدمیوں کے درمیان حقیقی صلح کیلئے لازم ہے کہ ہم پہلے خدا کے ساتھ صلح رکھیں (امثال 16: 7)۔ بے شک، بعض اوقات شاید دوسرے لوگ اپنی برائی کے ساتھ صلح توڑتے رہتے ہیں لیکن ہم سچائی میں چلنے کی بہترین کوشش کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ایسے معاملات میں بھی، اگر ہم اُن کے ساتھ صرف سچائی کا سلوک روا رکھیں تو خدا ہمارے لئے کام کرے گا۔

2۔ ہمیں اپنے آپ سے صلح رکھنے کی ضرورت ہے

دوسروں کے ساتھ صلح رکھنے کیلئے بھی ہمیں بدی کو دور کرنے اور مقدس ہونے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم اپنے اندر نہیں بدی چھپائے رکھیں گے تو وہ بدی صورت حال کے مطابق کشیدگی پیدا کرے گی۔ اگر غصہ، عداوت، نفرت، لالچ اور ایسی باتیں ہمارے دل سے نکل جائیں گی تو کیا ہی اطمینان بخش بات ہوگی! علاوہ ازیں، اگر سچائی کا دل اور ناراستی کا دل ایک دوسرے کے خلاف جھگڑیں گے تو ہم اور بھی زیادہ ابتری محسوس کریں گے۔ لیکن اگر ہم پوری لگن کے ساتھ اور جانفشانی میں مسلسل دعا کرتے اور سچائی منتخب کریں تو ہم بالآخر اپنے دل میں اطمینان پائیں گے۔

لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ سچائی پر چلتے اور خدا کے ساتھ صلح کے طالب ہیں لیکن اُن کے اپنے دل میں ہی اطمینان نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی شخصیات میں خود ساختہ راستبازی اور غلط اندازِ عمل ہو جو اُنہوں نے راستی میں بنایا ہوتا ہے۔ بالکل یعقوب کی طرح، دکھوں میں سے گزرنے سے پہلے ایسے لوگ بہت دعا کرتے اور خدا کے کلام کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ خدا کے ساتھ محبت رکھنے کے لائق نہیں ہوتے۔

اس کی بجائے وہ پریشان دل کے ساتھ یہ کام کرتے ہیں، اُس ممکنہ سزا کے خوف کے ساتھ جو سچائی پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اُن پر آسکتی ہے۔ پس، سچائی پر عمل نہ کرنے کی اسی سوچ کے ساتھ وہ اِس خیال سے مزید پریشان ہو جاتے ہیں کہ شاید اُن کو سزا اٹھانی پڑے گا۔ لہٰذا، اگرچہ وہ سچائی پر جانفشانی سے عمل کرتے ہیں تو بھی بوجھ محسوس کرتے ہیں اور ان کے ایمان کی ترقی نہیں ہوتی۔ وہ خدا کی محبت کو جس قدر سمجھتے جائیں گے اسی قدر اطمیان اور صلح سے لطف اندوز ہو سکیں گے۔

اس کے علاوہ، بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنے خیالات کے منفی طرزِ عمل کی وجہ سے خود اپنے آپ سے صلح نہیں رکھتے۔ وہ سچائی سے عمل کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں لیکن اگر اُن کو توقع کے مطابق تسلی بخش نتائج نہ ملیں تو وہ اپنے آپ کو الزام دیتے اور دل میں دکھ محسوس کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو روحانی فرزند بننے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ممکن ہے اُن کو انصاف کے مطابق سزا اٹھانی پڑھے، یا شاید عارضی طور پر حقارت کا سامنا کرنا پڑے۔ لیکن جب کوئی شخص خدا کی محبت کی بابت پُراعتماد ہو تو خوشی کے ساتھ سزا اٹھائی جا سکتی ہے اور تب اِس ایمان میں یقینا کا ایک احساس ہوتا ہے کہ خدا ہم سے محبت رکھتا اور ہمیں کامل بناتا ہے، اگرچہ ہم کامل نہیں ہوتے، اور ہم بدلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ہمیں اس بات میں بھی خدا پر بھروسہ رکھنے کی ضرورت ہے کہ جب ہم اُس کے سامنے خاکسار ہوں گے تو وہ ہمیں اٹھا کھڑا کرے گا۔ ہمیں دوسروں کی طرف سے سراہے جانے کی خواہش میں پریشان نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہمیں سچائی کے اعمال کو سچے دلوں اور اعمال کے ساتھ جمع کرتے رہنا چاہئے۔ اس طرح ہم اپنے آپ سے صلح اور روحانی اعتماد رکھ سکیں گے۔

3۔ لازم ہے کہ ہم سب کے ساتھ صلح رکھیں

سب کے ساتھ صلح رکھنے کے لئے سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ ہم لازما اپنے آپ کو قربان کرنے کے قابل ہوں۔ صلح کیلئے ہم نازیبا کام نہیں کر سکتے اور نہ ہی اپنی بابت شیخی اور گھمنڈ رکھ سکتے ہیں۔ ضرور ہے کہ ہم اپنے آپ کو دل سے خاکسار بنائیں اور دوسروں کو بلند درجہ دیں۔ ہم ناجائز رویہ نہ رکھیں اور ساتھ ہی ساتھ جو فرائض ہمارے سپرد کئے جائیں اُن کو سچائی کے ساتھ قبول کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں صرف اپنے ایمان کے پیمانہ کے مطابق نہیں بلکہ دوسروں کے زاویۂ نظر سے بھی سوچنا چاہئے۔

اگرچہ ہمارا نظریہ درست اور بہتر ہو، ہمیں دوستوں کے نظریات کی پیروی بھی کرنی چاہئے، جب تک کہ وہ ناراستی کے نہ ہوں۔ ایسی صلح کیلئے ہمیں اپنے آپ کو دوسروں کی خاطر قربان کرنا ہوتا ہے، خواہ ہمیں اپنی جانیں ہی قربان کیوں نہ کرنا پڑیں۔

اس کے بعد، سب کے ساتھ صلح رکھنے کیلئے لازم ہے کہ ہم اپنی راستبازی اور طرزِ عمل پر اسرار نہ کرتے رہیں۔ ہر شخص کی شخصیت مختلف ہوتی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو مختلف تعلیم ملتی ہے اور سب کے ایمان کا پیمانہ فرق ہے۔ پس، سب میں پرکھ کا معیار بھی فرق ہے کہ کس چیز کو راست یا ناراست، اچھا یا بُرا گردانیں۔ اگر کوئی شادی شدہ جوڑ صفائی وغیرہ کے معاملے میں اپنے نظریہ پراڑا رہے، تو وہ صلح نہیں رکھ سکتے۔ صلح کی بنیاد اُسی وقت قائم ہو سکتی ہے جب ہم دوسروں کے زاویہ نظر سے سوچیں، اور اپنے ہی نقطۂ نظر سے سوچتے نہ رہیں۔

جو لوگ خدا کے ساتھ اور خود اپنے ساتھ صلح رکھتے ہیں وہ دوسروں کے ساتھ بھی صلح نہیں توڑتے۔ چونکہ وہ پہلے ہی اپنے لالچ، گھمنڈ، غرور اور ذاتی راستبازی اور طرزِ عمل کو دور کر چکے ہوتے ہیں اس لئے وہ کسی سے جھگڑا نہیں کریں گے۔ یہاں تک کہ جب دوسرے لوگ بُرائی کرتے اوراُن کیلئے مشکلات پیدا کرتے ہیں تب بھی یہ لوگ اپنے آپ کو قربان کرتے اور بالآخر صلح کر لیتے ہیں۔

لیکن اس طرح سے اطمینان حاصل کرنے کے طریقہ کار میں ہم ایک دو باتیں جان سکتے ہیں، بعض اوقات، آپ ایسے کام کرتے ہیں جن کی وجہ سے وہ صلح توڑ لیتے ہیں، لیکن آپ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ آپ اپنے کلام یا کسی خود غرضی کے عمل سے انجانے میں دوسروں کو ٹھیس پہنچاتے ہیں۔ اس کے بارے میں سوچنے کی ایک اور بات یہ ہے کہ حقیقی صلح لازما دل کی گہرائی سے ہونی چاہئے۔

مثال کے طورپر، اگر کوئی دوسرا شخص آپ کی خدمت نہ کرے اور آپ کو تسلیم نہ کرے تو آپ تحقیر محسوس کرتے ہیں لیکن شاید آپ اس بات کو ظاہر نہ کرتے ہوں۔ کسی نہ کسی طرح آپ اِس زیادتی کے احساس کو ظاہر کر ہی دیتے ہیں۔ آپ اِس خطرہ سے پیشِ نظر منہ نہیں کھولتے کہ عذر بازی کرنے سے کہیں جھگڑا نہ ہوئے۔ آپ اُس شخص سے بات کرنا چھوڑ دیتے ہیں اُسے حقارت کی نظرسے دیکھتے ہیں، یہ سوچ کر کہ "وہ بُرا ہے اور اتنا خود غرض ہے کہ میں اس کے ساتھ بات بھی نہیں کروں گا۔"

اس طرح آپ ظاہری طور پر تو صلح نہیں توڑتے لیکن آپ کے اندر اُس شخص کیلئے اچھے احساسات نہیں ہیں۔ آپ اُس کے نظریات کے ساتھ متفق نہیں ہو سکتے اور شاید یہ محسوس کریں کہ آپ کو اس کے قریب نہیں جانا چاہئے۔ شاید دوسروں سے بات کرتے وقت آپ اُس کی خطاؤں کا شکوہ بھی کرتے ہوں۔ بے شک، براہِ راست صلح توڑنے کی نسبت صلح توڑنے کا یہ طریقہ بھی بہتر نہیں ہے۔

لیکن حقیقی صلح رکھنے کیلئے لازم ہے کہ آپ دل کی گہرائی سے دوسروں کی خدمت کریں۔ آپ کو یہ نہیں کرنا چاہئے کہ صلح کو ترک بھی کریں اور یہ بھی چاہیں کہ آپ کی خدمت کی جائے۔ آپ میں دوسروں کی خدمت اور اُن کی بہتری کی خواہش ہونی چاہئے۔ تب ہی پاک روح کام کر سکتا ہے۔ اور وہ بھی دل میں احساس کریں گے اور تبدیل ہو جائیں گے۔

جو لوگ خدا کے ساتھ، اپنے ساتھ اور سب کے ساتھ صلح رکھتے ہیں اُن کو تاریکی دُور کرنے کا اختیار ملے گا۔ جیسا کہ متی 5: 9 میں لکھا ہے "مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں، کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔" اُن کو خدا کے بیٹے اور نُور ہونے کا اختیار ملتا ہے۔

مثال کے طور پر، اگر آپ چرچ میں قائدانہ منصب پر ہیں تو آپ ایمانداروں کو صلح کا پھل لانے میں مدد دے سکتے ہیں۔ یعنی آپ اختیار اور قوت رکھتے ہوئے اُن کو سچائی کے کلام سے آسودہ کر سکتے ہیں، تا کہ وہ گناہ سے دور ہو سکیں اور اپنی خود ساختی راستبازی اور ذاتی طرزِ عمل کو ختم کر سکیں۔ جب شیطان کی عبادت گاہیں تعمیر کی جاتی ہیں جو لوگوں کو ایک دوسرے سے اجنبی بنا دیتی ہیں تو آپ اُن کو اپنے کلام کے اختیار اور قدرت سے مسمار کر سکتے ہیں۔

مسیح میں عزیز بھائیو اور بہنو۔ یسوع مسیح نے خود کو قربان کیا اور گیہوں کے دانے کی طرح مر گیا اور بے شمار پھل لایا (یوحنا 12: 24)۔ کوئی بھی شخص بے شمار جانوں کو خدا کی طرف لا سکتا ہے اگر وہ یسوع کے مشابہ ہو جائیں اورویسے ہی قربان ہو کر خدمت کریں جیسے اُس نے جان دینے تک کی تھی۔

میں خداوند کے نام میں دعا کرتا ہوں کہ آپ خدا کے فرزندوں کی حیثیت سے پاک روح پائیں، اطمینان کا کامل پھل لائیں، زمین پر کامل روحانی اختیار سے لطف اندوز ہوں اور آسمان پر بیش قیمت شخص بن جائیں۔

Urdu

مانمن خبریں

شائع کردہ مانمن سینٹرل چرچ

نمبر3-235گرِو ڈونگ3، گرُو ۔گو، سیول کوریا(08389)
فون82-2-818-7047 فیکس82-2-818-7048
ویب سائٹwww.manmin.org/english
www.manminnews.com
ای میلmanminen@manmin.kr
ناشر:ڈاکٹر جے راک لی
مدیرِ اعلیٰ: سینئیر ڈیکنیس گیومسُن وِن

ایمان کا اقرار

1۔مانمن سینٹرل چرچ کا ایمان ہے کہ بائبل مقدس خدا کے منہ سے نکلا ہوا کلام ہے اور یہ کامل اور بے نقص ہے ۔

2۔مانمن سینٹرل چرچ خدائے ثالوث :خدا باپ، خدا بیٹا، اور خدا روح القدس کی یکتائی پر ایمان رکھتا ہے ۔

3۔مانمن سینٹرل چرچ کا ایمان ہے کہ ہمیں صرف اور صرف یسوع مسیح کے نجات بخش لہو کے وسیلہ گناہوں کی معافی ملی ہے۔

4۔مانمن سینٹرل چرچ یسوع مسیح کے مرِدوں میں سے جی اٹھنے اور آسمان پر اٹھائے جانے پر ، اُس کی آمدِ ثانی پر، ہزار سالہ بادشاہی پر اور ابدی آسمان پر ایمان رکھتا ہے۔

5۔مانمن سینٹرل چرچ کے ارکان جب بھی جمع ہوتے ہیں "رسولوں کا عقیدہ" پڑھ کر ایمان کا اقرار کرتے ہیں اور اِس میں شامل باتوں پر حرف بہ حرفی یقین رکھتے ہیں۔

"وہ(خدا) توخود سب کو زندگی اور سانس اورسب کچھ دیتا ہے"۔(اعمال25:17)
"اور کسی دوسرے کے وسیلہ نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرانام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات یں"۔(اعمال12:4)

مسیحی زندگی گزارنا کس طرح آسان بنا یا جائے

جب ہم یسوع مسیح کو قبول کرتے اور توبہ کرتے ہیں تو خدا ہمیں مدد گار پاک روح دیتا ہے تا کہ ہم ایمان، نجات، ابدی زندگی پائیں اور شادمانی سے سرشار ہو کر آسمان کی بادشاہی میں داخل ہوں۔

ہر شخص خدا کی اُس صورت پر بحال ہو سکتا ہے جو آدم کے گناہ کرنے کی وجہ سے کھو گئی تھی۔ مزید برآں، ہم خداوند جیسا مزاج پا سکتے ہیں جو ہمارا نجات دہندہ ہے اور ایمان کے پورے یقین کے ساتھ مخلص دل پا سکتے ہیں (عبرانیوں 10: 22)۔ بے شک، یہ دروازہ تنگ ہے اور راستہ سکڑا ہے جو زندگی کی طرف جاتا ہے (متی 7: 14) لیکن اس دروازے میں سے گزرنے کے آسان طریقے بھی ہیں۔

استثنا 30: 11-14 میں بھی پڑھ سکتے ہیں کہ "کیونکہ وہ حکم جو آج کے دن میں تجھے دیتا ہوں، تیرے لئے بہت مشکل نہیں اور نہ وہ دُور ہے۔۔۔بلکہ وہ کلام تیرے بہت نزدیک ہے وہ تیرے منہ میں اور تیرے دل میں ہے تا کہ تُو اس پر عمل کرے۔ "برکت کے اس سال میں آئیں آسمان کی نہایت جلالی جگہ نئے یروشلیم کے بہت قریب ہوجائیں۔

اول، لازم ہے کہ ہمارا واضح مقصد ہو

خدا زندہ ہے، اور آسمان کی بادشاہی واضح طور پر موجود ہے۔ خدا ہمارے زمینی اعمال کے مطابق ہمیں اجر دیتا ہے۔ یہ کوئی غیر واضح مقصد نہیں ہے۔ اگر ہم اُن راہوں پر چلیں جو خدا نے سکھائی ہیں تو ہم یقینا یہ مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر تاجر لوگ ہر روز دن رات کام کرتے ہیں تا کہ اپنا مقصد پا سکیں۔ اگرچہ وہ اکثر ذلت آمیز کلمات سنتے ہیں تو بھی وہ اپنی بہترین کوشش کرتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اُن کے پاس ایک واضح مقصد ہے، اور یہ بھی کہ اُن کو امید ہے کہ مقصد پورا ہونے پر ضرور کچھ حاصل ہو گا۔

مزید برآں، ہمارا مقصد نیا یروشلیم ہے، جو آسمان کی نہایت ہی جلالی سکونت گاہ ہے۔ اگر ہمارا مقصد واضح ہے تو ہم خدا کے حکموں پر عمل کرنے کو مشکل نہیں جانیں گے۔ یہاں سب سے زیادہ اہم بات ایمان ہے۔ جب ہم شکر گزاری اور خداوند کی محبت کے ساتھ قدم بہ قدم چلتے ہیں جس نے ہمیں آسمان تک لے جانے کیلئے اپنی جان بھی قربان کر دی، تو ہم اس مقصد تک ضرور پہنچیں گے۔ نئے یروشلیم تک پہنچنے کیلئے یہ اہم ہے کہ پیچھے مڑ کر دیکھے بغیر ہی آگے بڑھیں۔

دوم، لازم ہے کہ ہم لاتبدیل انداز سے مقصد کی طرف بڑھیں

ذہن کی تبدیلی مسیحی زندگی میں بہت ہی بڑی رکاوٹ ہے۔ اگر ہم کوئی مقصد طے کرتے ہیں تو لازم ہے کہ ذہن کو تبدیل کئے بغیر اس پر کام کرتے رہیں۔ اگر ہم ترک نہیں کرتے اور ذہن کو تبدیل نہیں کرتے تو ہمیں مسیحی زندگی گزارنا کبھی مشکل نہیں لگے گا۔

کوہ پیما کے معاملہ میں، اگر وہ سوچے کہ درمیان میں آرام کرنا چاہتا ہے یا وہ واپس نیچے اترآنا چاہے تو پہاڑ پر کھڑے ہو کر اسے مشکل لگے گا۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو مقصد کی طرف بڑھتے رہتے ہیں وہ کسی بھی طرح کی صورت حال کو مشکل نہیں سمجھتے۔

اگر آپ آسمان پر اپنا مقصد طے کرتے ہیں اور نئے یروشلیم میں داخل ہونا آپ کا مقصد ہے تو آپ فطری طور پر ناراستی کی باتوں کو دور کرنے اور جانفشانی کے ساتھ خداوند جیسا مزاج پانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ اس کے برعکس، اگر آپ دنیا کی چیزوں کی آزمائش میں پڑھتے اور اُن کے پیچھے چلتے ہیں تو یقیناً سچائی میں زندگی گزارنا آپ کو مشکل لگے گا۔ یا، اگر آپ درمیان میں ہمت ہار کر چھوڑ دینا چاہتے ہیں یا اپنا ذہن بدل لیتے ہیں تو آپ کو مسیحی زندگی بھی مشکل لگے گی۔ اگر آپ اس طرح کا دل ترک کرکے خدا کے کلام پر عمل کریں تو آپ خدا کی تسلی اور شادمانی میں خوش باش مسیحی زندگی گزارنے کے لائق ہوں گے۔

دیگر الفاظ میں، ایک بار جب ہم ذہن کی تبدیلی کو دور کر لیتے ہیں تو ہمارے لئے ایمانی زندگی گزارنا بہت آسان ہو جائے گا۔ مزید یہ کہ ہم دیگر ناراست رویّوں کو بھی آسانی سے دور کر سکیں گے۔ ہم خدا کے کلام پر جتنا زیادہ عمل کرتے اور کوشش کرتے رہیں گے، ہم اتنی ہی جلدی سے نئے یروشلیم میں داخل ہونے کی لیاقت پا لیں گے۔ اگر ہم ذہن کی تبدیلی اوراور ترک کر دینے کے ارادے کو چھوڑ دیتے ہیں تو ہمیں اوپر سے قوت اور مضبوطی ملے گی۔ ایسا کر کے ہم تیزی سے نئے ہو جائیں گے اور پھل کے طور پر سامنے آئیں گے۔

سوم، مقصد کی طرف بڑھتے ہوئے ہمیں شادمان اور خوش ہونا چاہئے

اگرچہ پہاڑ پر چڑھنا مشکل ہے لیکن لوگ پھر بھی چڑھتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ شاید وہ خوشی کیلئے ایسا کرتے ہیں جو ان کو پہاڑ پر چڑھنے کے بعد ملتی ہے۔ جب ہم مسیح پر ایمان کی زندگی گزارتے ہیں تو بالآخر نئے یروشلیم میں پہنچیں گے۔ اس مقصد کو پالینا اچھا اور خوش کن ہے۔ لیکن شاید آپ میں سے کچھ لوگ کہیں کہ جب آپ کو مسیحی زندگی میں کوتاہیاں نظر آتی ہیں تو یہ سب کچھ بہت مشکل لگتا ہے۔ شاید بعض ایسا سوچیں کہ وہ ان کو دور کرنا نہیں چاہتے، اگر ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہم ناراستی کی باتوں کو دریافت کر کے اپنے مقصد یعنی نئے یروشلیم کے نزدیک ہو جاتے ہیں، تو خوشی سے ان کو تلاش کر سکتے اور دور کر سکتے ہیں۔

فرض کریں آپ کسی پہاڑ پر چڑھ رہے ہیں اور آپ کے پاس پیٹھ پر بھاری بوجھ بھی ہے۔ جب وہ بھاری سے بھاری محسوس ہونے لگتا ہے تو آپ اس گھٹڑی کو کھولتے ہیں اور اس میں کئی غیر ضروری چیزیں ملتی ہیں۔ پھر آپ ان کو دور پھینک دیتے ہیں۔ آپ کبھی نہیں کہیں گے کہ "میں ان کو ساتھ رکھنا چاہتا ہوں۔" آپ ممکنہ طور پر زیادہ سے زیادہ غیر ضروری چیزیں پھینک دینا چاہیں گے۔ آپ کی مسیحی زندگی میں کوتاہیوں کا دریافت ہونا اور ان ک ادور پھینکا جانا بھی ایسا ہی ہے۔ آپ جتنی زیادہ چیزوں کو باہر پھینکیں گے آپ اتنے ہی زیادہ شادمان ہو جائیں گے اور آپ کیلئے اپنی مسیحی زندگی کا انتظام کرنا آسان ہوتا جائے گا۔

اگر ہم واقعی خدا کی اُس محبت پر ایمان رکھیں جو ہمارے لئے ہے تو گناہ کو دریافت کرنا اور دور کرنا مشکل نہیں رہے گا۔ یہاں تک کہ اگر ہمیں ایمان میں دکھوں اور اذیتوں سے بھی گزرنا پڑے اور ہماری خوشی اور دلوں کی شکر گزاری جاتی نہیں رہے گی۔ اگر آپ اس وقت مسیحی زندگی گزارنا مشکل محسوس کرتے ہیں تو یہ جاننے کی ضرورت ہو گی کہ آپ اب تک دنیا کی طرف دیکھ رہے ہیں اور آپ کو اپنے خیالات کومناسب بنانا ہو گا اور سوچنا ہو گا کہ ایمانی زندگی گزارنا آسان اور خوش کن ہے۔ نہایت جلالی آسمانی مقام نیا یروشلیم یقینا موجود ہے۔ اگر آپ کا مقصد واضح ہے اور درمیان میں پہنچ کر ہمت نہیں ہار جاتے، اور ذہن تبدیل نہیں کر لیتے تو آپ میں سے ہر شخص شادمان اور خوش مسیحی زندگی گزارے گا اور آپ خدا کے جلال میں سکونت کریں گے۔

17سال سے میری دائیں آنکھ میں بینائی نہیں لیکن اب میں دیکھ سکتا ہوں

بھائی پپّو کمار دا، عمر 25 سال، دہلی مانمن چرچ، انڈیا

جب میں آٹھ سال کا تھا تو اپنی دادی کے مکئی کے کھیتوں میں سے گزرا۔ تب مکئی کے پتّے کا ایک نوکیلا حصہ میرے آنکھ میں چبھ گیا۔

میں جلدی سے اپنے والدین کے ساتھ ہسپتال گیا۔ میرے ڈاکٹر نے کہا کہ مجھے جس قدر جلد ممکن ہو آپریشن کروانا چاہیئے۔ وہ نوکیلی چیز میری آنکھ میں سے آپریشن کے ذریعہ نکال دی گئی لیکن آنکھ سے سب کچھ دھندلا نظر آنے لگا اور جلد ہی میری آنکھ کی بینائی ختم ہو گئی۔ میں نے آنکھ کی بینائی بحال کرنے کیلئے کئی چیزیں آزمائیں لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔

جب میں بارہ سال کا ہوا تو میری آنکھ کے عدسہ کی پیوند کاری کی گئی اور اس کے بعد مزید دو آپریشن ہوئے لیکن کار گر ثابت نہ ہوئے۔ ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ اس کے بعد کوئی اور علاج دستیاب نہیں ہے۔ میری دائیں آنکھ اندھی ہو چکی تھی اور میری شکل بھی عجیب نظر آنے لگی تھی۔ میرے دوست طنز کرتے اور میری آنکھ کا مذاق اڑاتے تھے، اس لئے میں ہمیشہ غمگین رہتا اور روتا تھا۔ میں بہت منفی ہو گیا ور دوسروں سے دور رہنے لگا۔

میں ناامیدی سے مستقبل کے بارے میں سوچ کر پریشان ہونے لگا۔ اسی دوران، میرے ایک رشتہ دار نے مجھے ایک سی ڈی" خدا کی قدرت" دی اور کہا کہ میں بھی پاسٹر کی قوی دعا کے وسیلہ سے شفا پانے کے لائق ہو سکتا ہوں۔ سی ڈی میں کئی لوگوں کی گواہیاں تھیں۔ اُن کو لاعلاج مرض تھے لیکن ڈاکٹر جے راک لی کی دعا کے وسیلہ سے وہ ٹھیک ہو گئے تھے۔

نومبر 2014 سے میں نے شفا کی مدھم سی امید کے ساتھ دہلی مانمن چرچ جانا شروع کیا۔ جب میں نے ڈاکٹر جے رال کی کے وعظ کے بعد جی سی این کے ذریعہ ان سے دعا کروائی تو میری دائیں آنکھ سے درد کم ہو گیا اور مجھے آنکھ سے تھوڑے بہت رنگ وغیرہ نظر آنے لگے۔ لیکن یہ عارضی تھا۔ اُس وقت میں خدا کے کلام کے مطابق زندگی نہیں گزارتا تھا اور نہیں جانتا تھا کہ دعا کا جواب کیسے پایا جا سکتا ہے۔ تو بھی مجھ جیسے شخص کو بھی ایک لمحہ کیلئے خدائے خدالق نے اپنی تخلیق قدرت کا تجربہ بخشا۔

اس کے بعد مجھے اپنی شفا کا یقین ہو گی اور میں نے خدا کی مرضی پر چلنا شروع کیا۔ وعظ کے ذریعہ میں نے سیکھا کہ شفا پانے کیلئے کیسا ایمان ظاہر کرنے کی ضرورت ہے اور ہر صبح اور شام کو بیماروں کیلئے ہونے والی دعا کروائی جو میں نے اپنے فون میں ریکارڈ کر رکھی تھی۔ اس کے علاوہ میں نے چالیس دن تک ایک وقت فاقہ کر کے روزہ رکھا۔ اور میں نے خدا کے کلام کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کی۔

نومبر2015 میں ریورنڈ حیسُن لی، مانمن ورلڈ گائیڈینس پاسٹر نے چرچ کے تیسرے یومِ تاسیس کی عبادت کے لئے ہمارے چرچ کا دورہ کیا۔ پیغام کے بعد انہوں نے رومال کے ذریعہ دعا کی جا پر ڈاکٹر جے راک لی نے دعا کی ہوئی تھی۔ اور میرے ساتھ ایک معجزہ ظہور میں آیا۔

میرے آنکھ کا شدید درد اور میرا سر درد جاتا رہا۔ آنکھ سے پانی بہنا بھی بند ہو گیا۔ مزید یہ کہ میں دائیں آنکھ سے رنگ اور چیزوں کو دیکھنے لگا۔ آنکھ کی بینائی بہتر ہوتی چلی گئی، اور میں چیزوں کا عکس پہچاننے اور لفظوں کو پڑھنے لگا۔ کتنی عجیب بات ہے!

میری آنکھ کی پُتلی کسی سفید مواد سے ڈھک گئی تھی لیکن اب واپس سیاہ ہونا شروع ہو گئی۔ میں بہت خوش ہوں۔ خدا کے فضل کے لئے اپنے شکر گزار دل کے ساتھ میں اب چرچ میں رضاکارانہ خدمت کرتا ہوں اور دوسروں کو بھی خوشخبری دیتا ہوں۔ میں سارا جلال زندہ خدا کو دیتا اور اس کا شکر گزار ہوں۔

▲ بھائی پپّو کی دائیں آنکھ کی بینائی چلی گئی تھی اور اُس نے بچپن بڑی مایوسی میں گزارا تھا۔ لیکن اُس نے خدا کی قدرت کا تجربہ پایا جس نے اُس کی آنکھ کی مردہ رگوں کو از سرِ نو خلق کر دیا اور اب وہ شکر گزاری اور خوشی کے ساتھ شادمانی کے لمحات سے لطف اندوز ہو رہا ہے۔

"پاک انجیل شادمانی کی کُنجی ہے"

سینئر ڈیکنیس اینائی یانگ، عمر 45سال، ڈے جیان مانمن چرچ جنوبی کوریا

میں ایک مسیحی گھرانے میں پیدا ہوئی تھی لیکن مجھ میں کوئی آسمانی امید نہیں تھی اور نجات کا ہر گز یقین نہیں تھا۔ جون 1988 میں میں سیئول کوریا میں ایک کمپنی میں کام کرتی تھی۔ میرے آبائی قصبے سے ایک ساتھی نے مجھے مانمن سینٹرل چرچ کی طرف راہنمائی دی۔ جب میں نے ڈاکٹر جے راک لی کا وعظ "ایمان کا پیمانہ" سنا تو مجھے نجات کا یقین ہو گیا اور آسمان کیلئے امید ہوئی۔

اگلے سال، میری شادی ایلڈر ڈے یُونگ پارک کے ساتھ ہو گئی۔ میں ڈے جیان آگئی جہاں وہ کام کرتے تھے۔ لیکن میری روحانی پیاس اتنی شدید تھی کہ میں دوبارہ سیئول میں آگئی۔ اگست 1991 میں جب ڈے جیان مانمن چرچ قائم ہوا تو میں پھر ڈے جیان آگئی اور نئی مسیحی زندگی شروع کی۔ اس خوشی کے ساتھ کہ چرچ کی ایک شاخ یہاں شروع ہو گئی ہے، میں نے وہ سب کچھ کیا جو کر سکتی تھی اور پاک روح سے معمور ہو گئی۔

جب ہماری شادی ہوئی تو میرے شوہر کے والدین چرچ جانا پسند نہیں کرتے تھے، اُن کا کہنا تھا کہ ہم نے مغربی معاشرے کے کسی ایسے مذہب کا یقین کر لیا ہے جو آبا و اجداد کی پرواہ نہیں کرتا۔ انہوں نے ہمیں اپنے گھر آنے سے بھی منع کر دیا کیونکہ میرے شوہر آبائی رسومات کے مطابق اُن کے سامنے نہیں جھکتے تھے۔

میرے بیٹے کی 100 ویں دن کی خوشی کی تقریب میں ایک عجیب کام ہوا۔ میرے ماں نے چاول اس کے آگے رکھے اور ایک چمچ ان میں رکھ دیا، یہ کہہ کر کہ وہ ایک معبود کی شکر گزاری کرے جس کے بارے میں کوریا میں کہا جاتا ہے کہ وہ بچوں کی پیدایش پر حکمران ہے۔ عین اُسی وقت میرے بچے نے رونا شروع کر دیا، زار قطار آنسو بہنے اور وہ بُری طرح ہل کر رہ گیا۔ اسے چپ کروانے کی بہت کوشش کی گئی لیکن اس کے باجود وہ چُپ نہ ہوا۔ میں نے اپنی ساس سے کہا "آپ نے ایسا کم کیا ہے جس سے خدا کو نفرت ہے۔ جلدی سے چمچ واپس نکال دیں۔ ہم خدا کے حضور ایک عبادت کریں گے۔"

انہوں نے ڈرتے ڈرتے چمچ اٹھایا اور میرے بیٹے نے فوراً رونا بند کر دیا جس سے ہم حیران رہ گئے۔ یہ دیکھ کر انہوں نے کہا کہ ان کا پوتا تو تقریباً ہاتھ سے نکل ہی گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بچے کے لئے جو چاہتے ہیں وہ کریں کیونکہ وہ خدا کا ہے۔ اس وقت سے ہم نے کوئی آبائی رسم ادا نہیں کی۔ میرے سسرال والوں نے خداوند کو قبول کیا۔ میرے دیوروں نے بھی چرچ میں نام لکھوایا اور میرے خاندان کو انجیل کی خوشخبری ملی۔

اسی دوران، ہمیں مالی پریشانیوں کا سامنا ہوا کیونکہ میرے شوہر نے بہت قرض لے رکھا تھا اور پیسہ اپنے کاروبار میں لگا دیا تھا۔ اس مشکل میں میرے سسر کا انتقال ہو گیا اور مجھے اپنی ساس کی دیکھ بھال کرنی پڑی جو بیمار ہو چکی تھیں۔ غسل خانے وغیرہ جانے میں اُن کی مدد کرنے کے دوران مجھے بہت اپنے بارے میں کئی بُری باتوں کا علم ہوا جس نے میں پہلے واقف نہیں تھی۔

جیسا میں نے ڈاکٹر لی کے وعظ سے سیکھا تھا، میں نے روت جیسی نیکی کرنے کی کوشش کی اور بڑی محبت اور دل سے اپنی ساس کی خدمت کی۔ دسمبر 2012 میں میری ساس بھی فوت ہو گئیں اور خدا نے میرے شوہر کو کاروبار چلانے کا موقع دیا اور اُسے برکت دی۔

بہت بڑی برکت یہ ہے کہ 2015 کے پہلے نصف حصہ میں خدا نے مجھے فضل دیا کہ اپنے دل کی تجدید کر سکوں۔ میں نے دیکھا کہ خدا داد فرائض کی تکمیل میں میں صرف وہ کام کرتی تھی جو اپنی لیاقت کے مطابق کر سکتی تھی۔ اس سے توبہ کرنے کے بعد میں نے دوسروں کے نظریات کے مطابق اور خدا کے نظریہ کے مطابق سوچنا شروع کر دیا۔

خدا پر انحصار کر کے میں نے ایسا کام شروع کیا جو میری شخصیت کے مطابق مشکل نظر آتا تھا لیکن میں نے پاک روح پر بھروسا رکھتے ہوئے اپنی سوچوں کو مثبت سوچ میں بدل دیا۔ دسمبر2015 میں میں نے خدا کے فضل سے قلبِ روح پایا۔ ہالیلویاہ!

▲ ایلڈر ڈے یونگ پارک، سینئر ڈیکنیس اینائی یانگ، بھائی سُنکیو پارک

جی سی ان GCN Global Christian Network
(گلوبل کرسچن نیٹ ورک)
فون:82-2-824-7107
فیکس:82-2-813-7107
www.gcntv.org
webmaster@gcntv.org

World Christian Doctors Network WCDN
(ورلڈ کرسچن ڈاکٹرز نیٹ ورک)
فون:82-2-818-7039
فیکس:82-2-830-5239
www.wcdn.org
wcdnkorea@gmail.com

MIS
(مانمن انٹرنیشنل سیمنری)
فون:82-2-818-7334
فیکس:82-2-830-3310
www.manminseminary.org
manminseminary2004@gmail.com

کتب اُوریم
فون:82-70-8240-2075
فیکس:82-2-869-1537
www.urimbooks.com
urimbook@hotmail.com